ماڈل پیپر برائے جماعت نہم

کل نمبر 50   وقت :———

حصہ اوّل (معروضی)

1- درست جواب کی نشاندہی کریں۔ (10x1=10)

1- نجاشی کے دربار میں تلاوت کی گئی:
(A) سورۃ یٰس کی (B) سورۃ الرحمٰن کی (C) سورۃ مریم کی (D) سورۃ الحج کی

2- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورت کو سن کر اسلام قبول کیا:
(A) سورۃ العنکبوت کو (B) سورۃ الاحزاب کو (C) سورۃ لقمان کو (D) سورۃ طٰہٰ کو

3- سورۃ الفرقان میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی پہلی صفت ہے:
(A) عاجزی (B) بہترین تجارت (C) علم (D) مالداری

4- نماز روکتی ہے:
(A) بے حیائی سے (B) تجارت سے (C) سیاست سے (D) سیر وسیاحت سے

5- چیونٹی کا ذکر ہے:
(A) سورۃ النمل میں (B) سورۃ النحل میں (C) سورۃ الفرقان میں (D) سورۃ الروم میں

6- رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ کا ذکر ہے:
(A) سورۃ العنکبوت میں (B) سورۃ الروم میں (C) سورۃ الاحزاب میں (D) سورۃ النمل میں

7- حضرت لقمان کی وجہ شہرت ہے:
(A) مال ودولت (B) قوت وطاقت (C) حکمت ودانائی (D) بادشاہت

8- قرآنِ مجید کا دل کہا جاتا ہے:
(A) سورۃ صٓ کو (B) سورۃ سبا کو (C) سورۃ یٰس کو (D) سورۃ مریم کو

9- قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے:
(A) سورۃ القصص میں (B) سورۃ النمل میں (C) سورۃ سبا میں (D) سورۃ الروم میں

10- الاحقاف کا معنی ہے:
(A) جنگلات (B) ریت کے ٹیلے (C) پہاڑ (D) آبشاریں

حصّہ دوم (انشائی)

2۔ کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے (2x5=10)

i. حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو کوئی سی دو نصیحتیں تحریر کیجیے۔

ii. جنات کس نبی کے تابع تھے؟

iii. سُوْرَۃُ الفُرْقَان کی روشنی میں رحمان کے بندوں کی کوئی سی دو صفات تحریر کیجیے۔

iv. سُوْرَۃُ یٰسٓ کی کوئی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

v. سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ کے کوئی سے دو موضوعات تحریر کریں۔

vi. اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

vii. بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

viii. اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے (5x1=05)

اَلصَّلٰوۃُ	کُنْ	اَخِیْ	یَمْشُوْنَ
مَعَ	اَلَّتِیْ	عُمْیَانًا	بَلَغَ

4۔ درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے (3x5=15)

i. وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝

ii. وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ہَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الْجٰہِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝

iii. قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَہُوْا قَوْلِیْ ۝

iv. وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ہَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْہَا تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ۝

v. قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

5۔ درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں (10)

i. سُوْرَۃُ الْحَجّ (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)

ii. سُوْرَۃُ الْفُرْقَان (تعارف، خلاصہ، مرکزی مضمون)

جماعت نہم کا امتحانی پرچہ مرتب کرنے بارے ہدایات:

1- سوال نمبر 1 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) میں سے سوالات مرتب کیے جائیں۔

2- سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں:

i. مقررہ حصۂ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات

ii. جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

3- سوال نمبر 3 مرتب کرتے وقت جماعت نہم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنیٰ پوچھے جائیں۔

4- سوال نمبر 4 مرتب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔

5- سوال نمبر 5 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات پر مشتمل سوالات بنائے جائیں۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں، جن کو رموزِ اوقافِ قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔
مـ	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اسکی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھومت بیٹھو ہو جائیگا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔